کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بابت کہ اگر کسی کو زکوٰۃ دینی ہو تو اس کے مستحق ہونے کی تحقیق کی کیا حد ہے اور کیا طریقہ ہے؟

مستفتی: عبداللہ

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ صورت مسئولہ میں تحقیق کی کوئی مخصوص حد نہیں ہے، تاہم اتنا ضرور ہے کہ اپنی استطاعت کے بقدر کسی مستحق غریب حاجتمند اور ہو سکے تو قریبی رشتہ کو تلاش کرے ان کو زکوٰۃ دی جائے، اور جتنا قریبی رشتہ ہوگا، تو اس میں ثواب کا اضافہ ہوتا جائے گا، اور ساتھ میں یہ بھی کوشش رہے کہ زکوٰۃ ان لوگوں کو دی جائے جو اپنا ہاتھ کسی کے سامنے پھیلاتے نہیں ہیں۔

لما فی قولہ تعالیٰ: پ ۱۰

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفة قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل۔

وفی مختصر القدوری: ص ۱۲۷

وللمالک ان یدفع الی کل واحد منہم، ولہ ان یقتصر علی صنف واحد۔

وفی الفتاوی العالمکیریۃ: ۱/۱۷۰ کتاب الزکاۃ

اما تفسیرہا فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاہ بشرط قطع المنفعة عن الملک من کل وجہ للہ تعالیٰ ہذا فی الشرع

وفیہ ایضاً: ۔۔۔

وتجب علی الفور عند تمام الحول حتی یاثم بتاخیرہ۔

(جاری ہے)

من غير عذر.

وفي فتاوى شامي ج ٢ / ص ٣٤٤

(قوله تمليكا) فلا يكفي فيها الاطعام الا بطريق التمليك ولو اطعمه عنده ناويا الزكاة لا تكفي ط وفي التمليك اشارة الى انه لا يصرف الى مجنون وصبي غير مراهق ...الخ

والله اعلم بالصواب

نعمت الله بن اسلام خان گوجرانواله

المتخصص في الفقه الاسلامي

دار الافتاء ليسين القرآن كراتشي.

٩ / ٨ / ١

٢٠٢١

رئيس دار الافتاء

المفتي نجم الحسن

دار الافتاء

-5 APR 2021